قرآن شناسی

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

امام الاصول آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی علیہ الرحمہ

مترجم: عالی جناب ایم۔اے۔انصاری صاحب

قرآن پاک ایسا الٰہی قانون ہے جو دین اور دنیا میں لوگوں کی اصلاح کا کفیل اور ان کی دنیوی واخروی سعادت کا ضامن ہے، اس کی ہر آیت ہدایت کا سرچشمہ اور رحمت کا منبع ہے۔ لہٰذا جس کسی کو دائمی سعادت کا حصول اور دین ودنیا کی فلاح وکامیابی عزیز ہو اس کا فرض ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت کتاب الٰہی سے غافل نہ ہو، اس کی آیاتِ بیّنات کا دھیان رکھے اور اپنی سوچ کو اس کے سانچے میں ڈھال لے تاکہ قرآن کریم کی روشنی میں ایسی کامیابی حاصل کر سکے جس کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا۔ کیونکہ یہی وہ تجارت ہے جس میں گھاٹے کا امکان نہیں۔

ائمۂ اہلبیت ؑ اور ان کے جدّ امجد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلاوت قرآن کی فضیلت میں جو احادیث مروی ہیں ان میں سے چند ایک ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

ایک حدیث میں امام محمد باقر ؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰیَاتٍ فِیْ لَیْلَۃٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً کُتِبَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ مِائَۃَ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ مِائَتَیْ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ مِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْفَائِزِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ خَمْسَ مِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُجْتَہِدِیْنَ وَمَنْ قَرَاَ اَلْفَ اٰیَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِنْطَارٌ مِنْ تِبْرٍ۔۔۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص ہر روز رات کو دس آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا اور جو پچاس آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ذاکرین میں لکھا جائے گا، جو سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام خاشعین میں لکھا جائے گا اور جو پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے راہ خدا میں خالص سونے کا ایک ڈھیر خیرات کیا ہو۔''

(اصول الکافی کتاب فضل القرآن، وسائل الشیعہ مطبوعہ عین الدولہ، ج ا ص ۳۷۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

اَلْقُرْاٰنُ عَھْدُ اللّٰہِ اِلٰی خَلْقِہٖ فَقَدْ یَنْبَغِیْ لِلْمَرْئِ الْمُسْلِمِ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ عَھْدِہٖ، وَاَنْ یَقْرَاَ مِنْہُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً۔

قرآن انسانوں کی زندگی اور سعادت کا دستور العمل ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بنایا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے اور ہر روز قرآن کی پچاس آیات کی تلاوت کرے۔ (اصول الکافی کتاب فضل القرآن، وسائل الشیعہ مطبوعہ

عین الدولہ، ج ۱ ص ۳۷۰)

ایک اور موقع پر آپؑ نے فرمایا:

مَا یَمْنَعُ التَّاجِرَ مِنْکُمُ الْمَشْغُوْلَ فِیْ سُوْقِهٖ اِذَا رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ اَنْ لَّا یَنَامَ حَتّٰی یَقْرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَتُکْتَبُ لَهٗ مَکَانَ کُلِّ اٰیَةٍ یَقْرَاُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَیُمْحٰی عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ۔

آخر اس میں کیا دشواری ہے کہ کوئی تاجر جو بازار میں اپنے کاروبار میں مصروف رہتا ہے، واپس آکر اس وقت تک نہ سوئے جب تک قرآن کی ایک سورت نہ پڑھ لے؟ اگر وہ ایسا کرے گا تو ہر آیت کے عوض دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹادی جائیں گی۔

(اصول الکافی کتاب فضل القرآن، وسائل الشیعہ مطبوعہ عین الدولہ، ج ۱ ص ۳۷۰)

نیز آپؑ نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ، فَاِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلٰی عَدَدِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ، فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لِقَارِئِ الْقُرْاٰنِ: اِقْرَاْ وَارْقَ، فَکُلَّمَا قَرَاَ اٰیَةً رَقٰی دَرَجَةً۔

قرآن کی تلاوت ضرور کرو کیونکہ جتنی قرآن کی آیتیں ہیں اتنے ہی جنت میں درجے ہیں۔ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو حکم ہوگا کہ پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا۔ جب وہ ایک آیت پڑھے گا تو اس کا ایک درجہ بلند ہو جائے گا۔

(اصول الکافی کتاب فضل القرآن، وسائل الشیعہ مطبوعہ عین الدولہ، ج ۱ ص ۳۷۰)

کتب حدیث میں اس طرح کی روایات بکثرت ہیں جس کا جی چاہے وہاں دیکھ لے۔ بحار الانوار کی انیسویں جلد میں ایسی روایات کی بڑی تعداد جمع کر دی گئی ہے۔

ان میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن میں قرآن مجید کو حفظ پڑھنے کے مقابلے میں ناظرہ پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ جیسا کہ اسحاق بن عمار کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق ـ سے عرض کیا:

جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنِّیْ اَحْفَظُ الْقُرْاٰنَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِیْ فَاَقْرَاُهٗ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِیْ اَفْضَلُ اَوْ اَنْظُرُ فِی الْمُصْحَفِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِیْ: لَا بَلْ اِقْرَاْهُ وَانْظُرْ فِی الْمُصْحَفِ فَهُوَ اَفْضَلُ۔ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّظَرَ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ!

میری جان آپ پر صدقے! مجھے قرآن حفظ ہے۔ میں قرآن حفظ پڑھوں تو بہتر ہے یا ناظرہ پڑھوں تو زیادہ اچھا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ناظرہ قرآن پڑھنا افضل ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ قرآن میں دیکھنا بھی عبادت ہے۔

نیز امامؑ نے فرمایا: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهٖ وَخُفِّفَ عَنْ وَّالِدَیْهِ وَاِنْ کَانَا کَافِرَیْنِ۔

جو قرآن میں دیکھ کر پڑھتا ہے، اسے بینائی عطا ہوتی ہے اور اس کے والدین خواہ کافر بھی ہوں، ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔

(اصول الکافی کتاب فضل القرآن، وسائل الشیعہ مطبوعہ عین الدولہ، ج ۱ ص ۳۷۰)

ناظرہ قرآن پڑھنے کی ترغیب میں ایک بڑا نکتہ پوشیدہ ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نسخے بکثرت موجود ہوں۔ اگر صرف حفظ کرنے

کا رواج ہو جائے تو قرآن کریم کے نسخوں کی طرف سے لوگ غفلت برتنے لگیں گے، اس طرح ان کی تعداد کم ہوتی جائے گی اور شاید رفتہ رفتہ وہ معدوم ہی ہو جائیں۔

اس کے علاوہ دیکھ کر پڑھنے کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں کہ جن کی احادیث میں تصریح موجود ہے۔ مثلاً فرمایا گیا ہے کہ ''اس سے بینائی عطا ہوتی ہے۔'' یہ فقرہ جوامع الکلم ہے، یعنی اس کے متعدد معنیٰ ہو سکتے ہیں: ایک تو یہ کہ دیکھ کر پڑھنا نگاہ کی کمزوری اور امراض چشم سے محفوظ رکھتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ دیکھ کر پڑھنے سے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور قرآن کے اہم مطالب اور باریک نکات سمجھ میں آنے لگتے ہیں، کیونکہ یہ عام قاعدہ ہے کہ دل آویز چیز دیکھ کر آدمی کے دل کو سرور حاصل ہوتا ہے جس سے اس کی نظر اور بصیرت میں جولانی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن کی تلاوت کرنے والا جب اس کے الفاظ پر نظر ڈالتا ہے اور اس کے بلند معانی اور قیمتی معلومات پر غور کرتا ہے تو اس کے اندر فرحت وانبساط کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ روحانی خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے دل کے دریچے کھل جاتے ہیں۔

احادیث میں گھروں میں قرآن پڑھنے کی جو فضیلت آئی ہے اس میں یہی راز ہے کہ اس طرح اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کو بھی تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے گھر میں قرآن شریف پڑھتا ہے تو لامحالہ اس کے بیوی بچے بھی پڑھنے لگتے ہیں۔ اس طرح تلاوت کا شوق بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ اگر قرآن کی تلاوت کے لئے کچھ مقام مخصوص کر دیئے جائیں تو ہر شخص کو ہر وقت تلاوت کی سہولت میسر نہیں ہوگی حالانکہ تلاوت قرآن کو اسلام کی اشاعت میں بڑا دخل ہے۔ شاید اس میں ایک اور راز بھی ہے اور وہ ہے ایک دینی شعار کا قیام۔ کیونکہ جب صبح وشام گھروں سے قرآن پڑھنے کی آوازیں بلند ہوں گی تو خواہ مخواہ سننے والوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہوگی اور وہ ہر بستی میں قرآن پڑھنے والوں کی آوازوں سے متاثر ہوں گے۔

گھروں میں قرآن کی تلاوت کے اثر کے متعلق احادیث میں ہے کہ:

اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ وَیُذْکَرُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْهِ تَکْثُرُ بَرَکَتُهٗ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِکَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ وَیُضِیْئُ لِاَهْلِ السَّمَآئِ کَمَا تُضِیْئُ الْکَوَاکِبُ الدُّرِّیُّ لِاَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ لَا یُقْرَأُ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ وَلَا یُذْکَرُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْهِ تَقِلُّ بَرَکَتُهٗ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِکَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ۔

جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں خیر و برکت میں اضافہ ہوتا ہے، اس گھر میں فرشتے آتے ہیں اور وہاں سے شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ آسمان والوں کو وہ گھر ایسا چمکتا ہوا نظر آتا ہے جیسا زمین والوں کو کوئی ستارہ۔ جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، اس کی برکت کم ہو جاتی ہے، فرشتے اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور وہاں شیطان بسیرا کر لیتے ہیں۔

(اصول الکافی کتاب فضل القرآن)

احادیث میں قرآن کی فضیلت اور اس کی تلاوت

کے ثواب کے بارے میں بڑے حیرت انگیز مضامین آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔

جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک الگ حرف ہے لام ایک الگ حرف اور میم ایک الگ حرف ہے۔

یہ حدیث اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ قرطبی نے ترمذی سے ابن مسعود کی روایت نقل کی ہے اور کلینی نے امام جعفر صادق - سے تقریباً یہی الفاظ روایت کئے ہیں۔ کتب حدیث کا تتبع کرنے والے کو قرآن اور اس کی تلاوت کے فضائل اور مختلف سورتوں اور آیتوں کے خواص کے بارے میں اس طرح کی احادیث بکثرت مل سکتی ہیں۔ (تفسیر القرطبی، ج ۱ ص ۷ / اصول الکافی کتاب فضائل القرآن)

لیکن کچھ دروغ گو راویوں نے ان احادیث کو بھی ناکافی سمجھا۔ انھوں نے اپنی طرف سے قرآن اور اس کی سورتوں کے فضائل کے بارے میں ایسی روایتیں گڑھ دیں جن کی قرآن وحدیث میں کوئی سند نہیں۔ ان راویوں میں ایسے لوگ ہیں جیسے ابوعصمت فرج بن ابی مریم مروزی، محمد بن عکاشہ کرمانی اور احمد بن عبداللہ جویباری۔

ابوعصمت مروزی نے تو خود اس کا اعتراف کیا ہے، جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں قرآن کی ایک ایک سورت کے فضائل میں عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ والی حدیث کہاں سے ملی جب کہ تم اس کے ہم زمان نہیں رہے؟ تو اس نے کہا:

''میں نے دیکھا کہ قرآن کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں رہی بلکہ ابوحنیفہ کی فقہ اور محمد بن اسحاق کے مغازی پر ساری توجہ مرکوز ہوگئی ہے تو میں نے ثواب کی خاطر یہ حدیث وضع کی ہے۔''

قرآن کی ایک ایک سورت کے فضائل کے بارے میں جو حدیث عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ کہہ کر روایت کی گئی ہے، اس کے متعلق ابوعمرو عثمان بن صلاح نے کہا ہے:

''ایک محقق نے اس حدیث کی اصل دریافت کرنے کی کوشش کی تو اسے اس شخص کا پتا چل گیا جس نے اعتراف کیا کہ اس نے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر یہ حدیث وضع کی ہے۔ واحدی اور کچھ دوسرے مفسّرین نے غلطی سے اسے اپنی تفاسیر میں درج کردیا۔'' (تفسیر القرطبی، ج ۱ ص ۷۹-۷۸)

اللہ کی جناب میں ان گستاخ لوگوں کی جرأت دیکھئے کہ وہ جھوٹ گڑھ کر پیغمبرؐ خدا سے منسوب کرتے ہیں، مزید برآں اس کو نیکی سمجھ کر اس پر ثواب کی امید بھی رکھتے ہیں:

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

ان حد سے گزرنے والوں کو اپنی بری حرکتیں اسی طرح پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں۔ (سورۂ یونسؑ، آیت: ۱۲)

۞۞۞